www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فکر و نظر

رجب المرجب

ماہ رجب کے فضائل کے متعلق چند احادیث ملتی ہیں جو صحیح نہیں ہیں شیخ عبدالحق دہلوی نے "ماثبت بالسنہ" میں رجب کی فضیلت کے بارے میں چند حدیثیں لکھ کر ان کے متعلق تحریر کیا ہے کہ یہ حدیثیں صحیح نہیں، ان میں سے اکثر ضعیف اور موضوع ہیں [1] حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب "تبیین العجب" میں فضیلت ماہ رجب سے متعلقہ حدیثوں پر بحث کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ "ان میں سے کوئی بھی اس قابل نہیں کہ انہیں حجت قرار دیا جائے"۔ شیخ علامہ قاضی القضاۃ یمن محمد بن علی شوکانی رحمۃ اللہ علیہ کتاب "السیل الجرار" میں تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

"لَمْ يَرِدْ فِي رَجَبَ عَلَى الْخُصُوصِ سُنَّةٌ صَحِيحَةٌ وَلَا حَسَنَةٌ وَلَا ضَعِيفَةٌ ضُعْفًا خَفِيفًا بَلْ جَمِيعُ مَارُوِيَ فِيهِ عَلَى الْخُصُوصِ إِمَّا مَوْضُوعٌ مَكْذُوبٌ أَوْ ضَعِيفٌ شَدِيدُ الضَّعْفِ وَغَايَةُ مَا يَصْلُحُ التَّمَسُّكُ بِهِ اِسْتِحْبَابُ صَوْمِهِ مَا وَرَدَ فِي حَدِيثِ الرَّجُلِ الْبَاهِلِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ صُمْ أَشْهُرَ الْحُرُمِ وَرَجَبُ مِنَ الْأَشْهُرِ الْحُرُمِ بِلَا خِلَافٍ وَهٰذَا الْحَدِيثُ أَخْرَجَهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ لٰكِنَّهُ لَا يَدُلُّ عَلَى شَهْرِ رَجَبَ عَلَى الْخُصُوصِ"

---

[1] اصل عبارت یہ ہے "فَهٰذِهِ أَحَادِيثُ ذُكِرَتْ فِيمَا عِنْدَنَا مِنَ الْكُتُبِ وَلَمْ يَصِحَّ مِنْهَا عَلَى مَا قَالُوا شَيْءٌ وَغَالِبُهَا الضَّعِيفُ وَجُلُّهَا مَوْضُوعٌ : انتهى،

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علی الخصوص ماہ رجب کے متعلق کوئی صحیح حسن یا کم درجے کی ضعیف سنت وارد نہیں بلکہ اسی سلسلے کی تمام مرویات یا تو موضوع اور جھوٹی ہیں یا انتہائی درجے کی ضعیف زیادہ سے زیادہ اس ماہ کے روزے کے مستحب ہونے کی دلیل رہ سکتی ہے۔ کیونکہ حدیث سے ثابت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک باہلی آدمی کو فرمایا تھا کہ حرمت کے مہینوں کے روزے رکھو، اس حدیث کو احمد، ابو داؤد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے لیکن اس سے بھی ماہ رجب کی خصوصیت ثابت نہیں ہوتی۔

علامہ شوکانی نے اس کے بعد فرمایا ہے کہ زیادہ مناسب یہی ہے کہ یوں کہا جائے کہ اشہر حرم کا روزہ مستحب ہے اسلئے کہ اسکی خصوصی دلیل ملتی ہے۔ اور ابن عباسؓ کی وہ حدیث جس میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رجب کے روزے سے منع فرمایا ہے، وہ حدیث ضعیف ہے اس کی سند میں زید بن عبدالحمید اور داؤد بن عطا دو ضعیف راوی ہیں لیکن یہ حدیث ضعیف ہونے کے باوجود اس حدیث کے مقابلے میں زیادہ قوی ہے جس میں رجب کے روزے کا مستحب ہونا مذکور ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ، لوگوں کو ماہ رجب کی تعظیم سے روکتے اور فرماتے تھے کہ جاہلیت والے اس مہینے کی عزت و تعظیم کرتے تھے۔ زید بن اسلمؒ کی ایک حدیث میں بیان ہے کہ "آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے رجب کے روزے کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپؐ نے فرمایا کہ تم "شعبان کو چھوڑ کر کدھر چلے گئے ہو،" یہ حدیث مرسل ہے اور اسے "ابن ابی شیبہ" نے روایت کیا ہے۔

نئی ایجاد شدہ نمازیں:۔

اس مہینے میں "لیلۃ الرغائب" معروف ہے یہ رجب کے پہلے جمعہ کی رات ہوتی ہے بعض مشائخ نے اس رات کے لئے ایک نماز ایجاد کی ہے۔ جس کا اہل حدیث نے سختی سے انکار کیا ہے اور علماء نے اس کے باطل ہونے کے متعلق مستقل کتابیں لکھی ہیں، علامہ ابن حجر مکیؒ نے اپنی ایک کتاب میں ایسی سب نمازوں کو جمع کیا ہے جو از روئے سنت ثابت نہیں ہیں، اور واضح کیا ہے۔ کہ ایسی ایجاد

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شدہ نمازیں بدعت منکرہ ہیں، لیکن شیخ عبدالحق دہلویؒ نے "ماثبت بالسنۃ" میں اس رات اور اس نماز کو صحیح ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی ہے۔ ایسے ہی وجوہ سے بعض محققین نے شیخ عبدالحق دہلویؒ کو "سنی سست اور حنفی چست" کہا ہے۔ شیخ رحمہ اللہ پر مشائخ صوفیہ کی محبت غالب تھی جسکی وجہ سے انہوں نے مشائخ کی اس نماز کو درست قرار دینے کی کوشش کی ہے، حالانکہ یہ نماز واضح طور پر بدعت ہے اور جو کوئی اس کو از روئے سنت صحیح ثابت کرنے کی کوشش کرے گا وہ اپنا عزیز وقت ضائع کرے گا۔

امام غزالیؒ نے بھی اس نماز کا ذکر کیا ہے اور اس کی ترکیب تحریر کی ہے لیکن صرف مشائخ اور درویشوں کے اقوال واعمال سے کوئی عبادت ثابت نہیں ہو سکتی، تاوقتیکہ علمائے حدیث وقرآن اس کے قائل نہ ہوں۔ اس جگہ حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کا قول دہرانا مناسب ہو گا کہ "جس مسئلہ میں علمائے دین اور صوفیہ ومشائخ کے درمیان اختلاف ہو، اس میں حق ہمیشہ علماء کی طرف ہوتا ہے" اور وہ کون سا شیخ، صوفی یا عالم ہے جس سے کسی مقام پر کوئی خطا، سہو یا غلط قیاس نہ ہوا ہو؟

اسی لئے عمل کے واسطے میزان عدل الٰہی یہ ہے کہ :۔

"فَبَشِّرْ عِبَادِ ۝ الَّذِينَ يَسْتَمِعُونَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُونَ أَحْسَنَهُ
أُولَٰئِكَ الَّذِينَ هَدَاهُمُ اللَّهُ وَأُولَٰئِكَ هُمْ أُولُو الْأَلْبَابِ ۔

معراج شریف :۔

معراج النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق جو اقوال ملتے ہیں، ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اسی ماہ کی ستائیس تاریخ کو بوقت شب معراج ہوئی تھی۔ لیکن بعض علماء نے یہ بات صحیح قرار دی ہے کہ ۱۷ رمضان یا ربیع الآخر، بعثت کے دوسرے سال معراج ہوا، واللہ اعلم۔

بدعات :۔

اس ماہ میں جتنی بدعات عوام وخواص میں مروج ہیں وہ سب گمراہی کے کام ہیں، مومن کو کسی بدعت کا مرتکب نہیں ہونا چاہیئے اور کسی مشتبہ عمل کو اپنانا نہیں چاہیئے، کیونکہ ایسے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امور سے انسان نورِ ایمان سے عاری ہو جاتا ہے نبی کریمؐ نے فرمایا ہے کہ اَلْمُؤْمِنُوْنَ وَقَّافُوْنَ عِنْدَ الشُّبُهَاتِ (مومن مشتبہ امور سے اجتناب کرتے ہیں)

(اتباع الحسنۃ فی جملۃ ایام السنۃ)

نادان ہیں جو شادابیٔ گل سے آنکھ لگائے بیٹھے ہیں

عبدالرحمٰن عاجزؔ، رحمانیہ دارالکتب لائل پور

بچپن کا زمانہ، عہدِ جوانی یونہی لٹائے بیٹھے ہیں
ہم اپنے گھر کو اپنے ہاتھوں آگ لگائے بیٹھے ہیں

جو کام کے دن تھے بیت گئے وہ مدہوشی کے عالم میں
اس اک اک لمحہ پر اب سو سو اشک بہائے بیٹھے ہیں

کس طور سے پہنچے گا منزل پر اے طائرِ بدقسمت تو
صیاد ہزاروں رستہ بھر میں دام بچھائے بیٹھے ہیں

اے جانے والے دیکھ نہ تو رنگینیٔ محفل کی جانب
ہم لمحہ بھر کی عشرت سے سو درد اٹھائے بیٹھے ہیں

اس فصلِ بہاراں کے پردے میں دردِ خزاں ہے پوشیدہ
نادان ہیں جو شادابیٔ گل سے آنکھ لگائے بیٹھے ہیں

یہ غنچے اپنی نکہت میں پوشیدہ شرارے رکھتے ہیں
اس گلشن کے لاکھوں بلبل گھر اپنے جلائے بیٹھے ہیں۔

ہوشیار! کہ تیری راہِ سفر معمور ہے ساری کانٹوں سے
اس راہ میں کتنے اہلِ خرد دامن الجھائے بیٹھے ہیں

آتے رہے ہیں پیشِ نظر دن رات جنازوں کے منظر
حیرت ہے یہ پھر کیوں اپنی اجل ہم دل سے بھلائے بیٹھے ہیں؟

اس دارِ فنا سے چلے گئے کتنے یار و غمخوار اپنے
ہم کتنے جگر گوشے اپنے قبروں میں دبائے بیٹھے ہیں

ہر صبح سفر ہر شام سفر عاجزؔ آخر انجام سفر
کچھ چلے گئے کچھ جائیں گے دنیا میں جو آئے بیٹھے ہیں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ